درس قرآن

منشاء تشفق

جابرؓ کے والد سے کلام اللہ

قال الله تعالی: و لا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل الله امواتا بل احیاء عند ربهم یرزقون (سورہ آل عمران آیت ۱۶۹)

ترجمہ :۔ جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے ان کو مرے ہوئے نہ سمجھنا (وہ مرے ہوئے نہیں ہیں) بلکہ اللہ تعالی کے نزدیک زندہ ہیں اور ان کو رزق مل رہا ہے۔

اس آیت مبارکہ کا شان نزول یہ ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک دن مجھ سے ملاقات ہوئی اور فرمایا جابر رضی اللہ عنہ کیا بات ہے میں تجھ کو غمگین و افسردہ پاتا ہوں میں نے عرض کیا میرے والد شہید کیے گئے اور انہوں نے کنبہ اور قرض چھوڑا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کیا میں تجھ کو یہ خوشخبری نہ دوں کہ اللہ تعالی نے تیرے باپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا ہے میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ نے فرمایا اللہ تعالی نے آج تک جس شخص سے کلام کیا ہے پردہ کے پیچھے سے کیا ہے تیرے والد کو اللہ تعالی نے زندہ کیا اور پھر اس کے روبرو (یعنی بغیر پردہ کے) گفتگو کی اور فرمایا:

یا عبدی تمن علی اعطک

ترجمہ :۔ اے میرے بندے مجھ سے آرزو کر (یعنی جس چیز کو دل چاہتا ہو مانگ) میں تجھ کو دوں گا تیرے باپ نے کہا میرے پروردگار مجھ کو زندہ کر دے تاکہ مین تیری راہ میں شہید ہوؤں اللہ تعالی نے فرمایا میرا یہ حکم نافذ ہو چکا ہے کہ مرنے کے بعد کوئی شخص دوبارہ دنیا میں نہ جائے گا۔ اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی۔

ولا تحسبن الذین...... الخ۔

ترجمہ :۔ یعنی جو لوگ اللہ کے راستے میں مارے گئے ہیں تو ان کو مردہ خیال نہ کرو بلکہ وہ اپنے پروردگار کے ہاں زندہ ہیں رزق دیئے جاتے ہیں اور اللہ تعالی کی نعمتوں کو پاکر خوش ہوتے ہیں۔

اور اسی طرح اور حدیث میں شہید کو چھ خصال سے نوازا جاتا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

۱۔ خون کے پہلے قطرہ پر ہی اس کی بخشش کر دی جاتی ہے اور وہ جنت میں اپنے بیٹھنے کی جگہ دیکھ لیتا ہے۔

۲۔ قبر کے عذاب سے بچا لیا جاتا ہے۔

۳۔ قیامت کی بڑی ہولناکی سے محفوظ کر دیا جاتا ہے۔

۴۔ اس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جائے گا ایسا تاج جس کا ایک یاقوت دنیا و مافیہا سے بہتر ہو گا۔

۵۔ اور حور عین میں بہتر بیویوں سے شادی کر دی جائے گی۔

۶۔ اپنے اقارب میں سے ستر افراد کی سفارش کرے گا۔

(ترغیب و ترہیب' اسے احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور احمد کی اسناد حسن ہے اور ابن ماجہ اور ترمذی نے روایت کیا ہے ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح غریب ہے)

حضور ﷺ نے فرمایا کہ شہداء کی روحیں سبز پرندوں کے پیٹوں میں ہیں جو جنت کے پھلوں یا باغات کے درختوں سے چر چگ رہے ہیں۔ (ترمذی)

مذکورہ بالا احادیث سے واضح ثابت ہوا ہے کہ شہدا کی زندگی دنیاوی زندگی نہیں انہیں جنت کی زندگی حاصل ہے اور ان کو جنت کا رزق ملتا ہے اور عظیم نعمتوں سے نوازا ہے اور وہ اسی میں بڑے خوش ہیں۔